فکرِ فردا

امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے روز انسان کے دونوں قدم اس وقت تک محاسبہ کی جگہ سے ہٹ نہیں سکتے تاوقتیکہ اس سے ان پانچ چیزوں کا حساب نہ لے لیا جائے۔

۱۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟

۲۔ اپنی جوانی کس شغل میں فنا کی؟

۳۔ مال کہاں سے کمایا؟

۴۔ اس مال کو کہاں پر خرچ کیا؟

۵۔ اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟　　　　(بخاری ومسلم)

علماء کرام پر واجب ہے کہ وہ اٹھیں اور دین کی عظمت قائم کریں۔ زبان رسالت مآبؐ نے ان کو رسالت کی وراثت سے مشرف فرمایا ہے حق وراثت ان پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ رابطۂ دینی کو زندہ کریں۔ اختلافات کو مٹائیں اور اتفاق کو فروغ دیں جس کی طرف ہمارا دین اپنے تمام حلقہ بگوشوں کو بلاتا ہے۔ وہ اپنی مسجدوں اور اپنے مدرسوں کو اتحاد و رفاقت کی پیمائشگاہ بنالیں۔ یہاں تک کہ ہر مسجد اور ہر مدرسہ روح وحدت کا مہبط بن جائے اور ہر فرد اس طرح مربوط ہو جائے جس طرح زنجیر کی کڑیاں باہم مربوط اور پیوستہ ہوتی ہیں۔ اور جب ایک کڑی کو چھیڑا جاتا ہے تو پوری زنجیر ایک سرے سے دوسرے سرے تک متحرک ہو جاتی ہے　　(جمال الدین افغانیؒ)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا کسی اور کے گھر میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کر لو اور اس کے گھر والوں کو سلام نہ کر لو، تمہارے حق میں یہ بہتر ہے۔　(القرآن)

یتیم پر غصہ نہ کرو اور سائل کو نہ جھڑکو　　(القرآن)

علماء کی مثال زمین میں ایسی ہے جیسے ستاروں کی پوزیشن آسمان میں ہے　(الحدیث)